۱

اللہ اکبر

# خطبۂ صدارت شیخ الہند معہ فتوےٰ

شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کا وہ مشہور خطبہ

جو مولانا نے نیشنل (قومی) مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے افتتاح کے

وقت دیا اور جس میں مولانا کا مشہور فتویٰ ترکِ موالات پر ہے

جسکو

منشی مشتاق احمد نے شہر میرٹھ محلہ کوٹلہ سے شائع کیا

باہتمام خیراتی لال شرما پرنٹر

اوم پریس میرٹھ میں چھپا

قیمت ۲؍

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد۔ جلسوں کی عام روش کا اقتضا یہ ہے کہ میں سب سے پہلے اس عزت صدارت پر جو ایک نہایت ہی سرفروشانہ ایثار اور شجاعانہ جد و جہد کرنیوالی جماعت کی طرف سے مجھ کو مرحمت ہوئی ہے شکر گزاری اور منت پذیری کا اظہار کروں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ شکریہ چند دقیع اور شاندار الفاظ سے ادا نہیں ہو سکتا اور نہ مجھ کو محض رسمی اور مصنوعی ممنونیت کی نمائش اس بھاری ذمہ داری کے بوجھ سے سبکدوش کر سکتی ہے جو فی الحقیقۃ آپ نے اس عزت افزائی کے ضمن میں مجھ پر عاید کی ہے دو چار پھڑکتے ہوئے جملے بلاشبہ عارضی طور پر مجلس کو محظوظ کر سکتے ہیں مگر میں خیال کرتا ہوں کہ میری قوم اس وقت فصاحتؔ بلاغت کی بھوکی نہیں ہے اور نہ اس قسم کی عارضی مسرتوں سے اسکے درد کا اصلی درماں ہو سکتا ہے اسکے لئے ضرورت ہے ایک قائم و دائم جوش کی۔ نہایت صابرانہ ثبات قدم کی۔ دلیرانہ مگر عاقلانہ طریقِ عمل کی۔ اپنے نفس پر پورا قابو پانے کی۔ غرض ایک پختہ کار بلند خیال اور ذی ہوش محمدی بننے کی۔

میں ہرگز آپکے لکچراروں اور فصیح اللسانوں تقریر کرنیوالوں کی تحقیر نہیں کرتا۔ کیونکہ خوب جانتا ہوں کہ جو چیز سوئے ہوئے دلوں کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے اور زمانہ کی ہواہیں اوّل تموّج پیدا کرتی ہے وہ یہی دعوتِ حق کا غلغلہ ڈالنے والی زبان ہی ہاں اس قدر گزارش کرتا ہوں کہ تاوقتیکہ متکلم اور مخاطب کے دل میں سعی جمیل کا سچا جذبہ۔ اُسکے اخلاق میں شجاعانہ استقامت و ایثار۔ اس کے جوارح میں قوتِ عمل اُسکے ارادوں میں پختگی اور چستی نہ ہو محض گرمجوش تقریریں کسی ایسے کٹھن اور بلند پایہ مقصد میں آپ کو کامیاب نہیں کر سکتیں۔

کیفَ الوُصُولِ الیٰ سعاد و دونھا ‏ قُلَل الجبال و دونھن حتُوفٌ

اے حضرات آپ خوب جانتے ہیں کہ جس وادیٔ پُرخار کو آپ برہنہ پا ہو کر قطع کرنا چاہتے ہیں وہ مشکلات اور تکالیف کا جنگل ہے۔ قدم قدم پر وہاں صعوبتوں کا سامنا ہے طرح طرح کی بدنی اور مالی اور جاہی

مکروہات آپکے دامنِ استقلال کو الجھانا چاہتے ہیں لیکن حُفَّتِ الجَنَّۃُ بِالمَکَارِہِ کے قائل کو اگر آپ سچا رسول مانتے ہیں (اور ضروری مانتے ہیں) تو یقین رکھئے کہ جس صحرائے پرخار میں آپ گامزن ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں اس کے راستہ سے جنت کا دروازہ بہت ہی نزدیک ہے۔ کامیابی کا آفتاب ہمیشہ مصائب و آلام کی گھٹاؤں کو پھاڑ کر نکلا ہے اور اعلیٰ تمناؤں کا چہرہ ہی سخت سے سخت صعوبتوں کی جھرمٹ میں دکھائی دیا ہے۔

اَم حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَسَّتْھُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ

کیا تم کو یہ خیال ہے کہ تم جنت میں جا گھسوگے اور تمہیں اس طرح کے حالات پیش آئینگے جو کہ تم سے پہلے لوگوں کو پیش آئے انکو سختیاں اور مضرتیں پہنچیں اور وہ اس قدر جھڑ جھڑائے گئے کہ پیغمبر اور اسکے ساتھ کے مومنین بول اٹھے کہ خدا کی مدد کہاں ہے۔ یاد رکھو کہ خدا کی مدد نزدیک ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا مِنْکُمْ وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ

کیا تمنے یہ خیال کیا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤگے بدون اسکے کہ اللہ جانچ کرے تم میں سے مجاہدین کی اور صابرین کی۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے

الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ

کیا لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ محض آمنا کہنے پر وہ چھوڑ دیے جاوینگے حالانکہ ہم نے ان سے پہلے لوگوں کی آزمائش کی ہے تو ضرور ہے کہ اللہ پرکھے گا سچے اور جھوٹے لوگوں کو۔

یہ حق تعالیٰ جل شانہٗ کی سنت مستمرہ ہے جس میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کو راہ نہیں کوئی قوم اللہ جل شانہٗ کی محبت اور اسکے راستہ پر چلنے کی مدعی نہیں ہوئی جسکو امتحان آزمائش کی کسوٹی پر نہ کسا گیا ہو خدا کے برگزیدہ اور اولوالعزم پیغمبر جنسے زیادہ خدا کا پیار کسی پر نہیں ہو سکتا وہ بھی مستثنیٰ نہیں ہے بیشک انکو مظفر و منصور کیا گیا مگر کب، سخت ابتلا اور زلزال شدید کے بعد وہ خود فرماتے ہیں کہ۔

حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّھُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَآءَھُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا یُرَدُّ

بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ط

پس اے فرزندانِ توحید میں چاہتا ہوں کہ آپ انبیاء مرسلین اور اُن کے وارثوں کے راستہ پر چلیں اور جو لڑائی اس وقت شیطان کی ذریت اور خدائے قدوس کے لشکروں میں ہو رہی ہے، اسمیں ہمت نہ ہاریں اور یاد رکھیں کہ شیطان کے مضبوط سے مضبوط آہنی قلعہ خداوند قدیر کی امداد کے سامنے تارِ عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ؏

ایماندار تو خدا کے راستہ میں لڑتے ہیں اور کافر شیطان کے راستہ میں پس تم شیطان کے مددگاروں سے بلاشبہ شیطان کی فریب کاری محض لچر و پوچ ہے۔

میں نے اس پیرانہ سالی اور علالت اور نقاحت کی حالت میں (جس کو آپ خود مشاہدہ فرما رہے ہیں آپ کی دعوت پر اس لئے لبیک کہا کہ میں اپنی ایک گم شدہ متاع کو یہاں پانے کا امیدوار ہوں۔ بہت سے نیک بندے ہیں جنکے چہروں پر نماز کا نور اور ذکر اللہ کی روشنی جھلک رہی ہے لیکن جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ خدارا جلد اُٹھو اور اس اُمت مرحومہ کو کفار کے نرغہ سے بچاؤ تو ان کے دلوں پر خوف و ہراس مسلط ہو جاتا ہے خدا کا نہیں بلکہ چند ناپاک ہستیوں کا اور ان کے سامان حرب ضرب کا۔

حالانکہ اُن کو تو سب سے زیادہ جاننا چاہئے تھا کہ خوف کھانے کے قابل اگر کوئی چیز ہے تو وہ خدا کا غضب اور اُسکا قاہرانہ انتقام ہے اور دُنیا کی متاعِ قلیل خدا کی رحمتوں کا اور اس کے انعامات کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی چنانچہ اس قسم کے مضمون کی طرف حق تعالیٰ شانہٗ نے ان آیات میں ارشاد فرمایا ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ قُلْ مَتَاعُ

کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نظر نہیں کی جنسے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ کو روکو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو پھر جب اُن پر جہاد فرض کیا گیا تو یکایک اُن میں کا ایک فریق ڈرنے لگا آدمیوں سے خدا کی برابر یا اُس سے بھی زیادہ اور کہنے لگا کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ہم پر جہاد کیوں فرض کیا اور کیوں

نیا قلیل و الاٰخرۃ خیر لمن اتقٰی ولا | تھوڑی مدت ہم کو اور مہلت دی۔ کہہ دو کہ دُنیا کا فائدہ تھوڑا سا
لمُوْنَ فَتِیْلًا اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا | ہے اور آخرت اس شخص کے لئے بہتر ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور تم پر
رِکْکُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ | ایک تاگے کی برابر بھی ظلم نہیں کیا جائیگا جہاں کہیں تم ہو موت تم کو
بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ط | آجائے گی اگرچہ تم نہایت مستحکم قلعوں میں ہو۔

اے نونہالانِ وطن! جب میں نے دیکھا کہ میرے اس درد کی غمخوار (جس سے میری ہڈیاں گھلی جا رہی ہیں)
سوں درخانقاہوں میں کم اور اسکولوں اور کالجوں میں زیادہ ہیں تو میں نے اور میرے چند مخلص احباب نے
قدم علی گڈھ کی طرف بڑھایا اور اس طرح ہم نے ہندوستان کے دو تاریخی مقاموں میں (دیوبند و
گڈھ) کا رشتہ جوڑا۔ کچھ بعید نہیں کہ بہت سے نیک نیت بزرگ میرے اس سفر پر نکتہ چینی کریں اور
کو اپنے مرحوم بزرگوں کے مسلک سے منحرف بتلائیں لیکن اہلِ نظر سمجھتے ہیں کہ جس قدر میں
ہر علی گڈھ کی طرف آیا ہوں اُس سے کہیں زیادہ علیگڈھ میری طرف آیا ہے ؎

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند | گِلِ آدم بسرشتند و بپیمانہ زدند
ساکنان حرم ستر عفاف ملکوت | با منِ راہ نشیں بادۂ مستانہ زدند
شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد | حوریاں رقص کناں ساغر شکرانہ زدند
جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ | چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

پ میں سے جو حضرات محقق اور باخبر ہیں وہ جانتے ہونگے کہ میرے اکابر سلف نے کسی وقت
کسی اجنبی زبان کے سیکھنے یا دوسری قوموں کے علوم و فنون حاصل کرنے پر کفر کا
ی نہیں دیا۔ ہاں یہ بیشک کہا گیا کہ اگر انگریزی تعلیم کا آخری اثر یہی ہے جو عموماً دیکھا
ہے کہ لوگ نصرانیت کے رنگ میں رنگے جائیں یا ملحدانہ گستاخیوں سے اپنے مذہب
ور مذہب والوں کا مذاق اُڑائیں یا حکومت وقتیہ کی پرستش کرنے لگیں تو ایسی
لیم پانے سے ایک مسلمان کے لئے جاہل ہی رہنا اچھا ہے اب از راہِ نوازش آپ ہی
نصاف کیجئے کہ یہ تعلیم سے روکنا تھا یا اس کے اثرِ بد سے اور کیا یہ وہی بات نہیں ہے کہ

جس کو آج مسٹر گاندھی اس طرح ادا کر رہے ہیں کہ ان کالجوں کی اعلیٰ تعلیم بہت اچھی صاف اور شفاف دودھ کی طرح ہے جس میں تھوڑا سا زہر ملا دیا گیا ہو۔ بارے خدا کا شکر ہے کہ اس نے میری قوم کے نوجوانوں کو توفیق دی۔ کہ وہ اپنے نفع وضرر کا موازنہ کریں اور دودھ میں جو زہر ملا ہوا ہے اس کو کسی بھبکہ کے ذریعہ سے علیحدہ کر لیں آج ہم وہی بھبکہ نصب کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور آپ نے مجھ سے پہلے سمجھ لیا ہوگا کہ وہ بھبکہ مسلم نیشنل یونیورسٹی ہے۔ مطلق تعلیم کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت اب میری قوم کو نہیں ہے کیونکہ زمانہ نے خوب بتا دیا ہے کہ تعلیم سے ہی بلند خیالی اور تدبّر اور ہوشمندی کے پودے نشو ونما پاتے ہیں اور اسی کی روشنی میں آدمی نجاح و فلاح کے راستہ پر چل سکتا ہے۔ ہاں ضرورت اس کی ہے کہ وہ تعلیم مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو اور اغیار کے اثر سے بالکل آزاد ہو کیا باعتبار عقاید و خیالات کے اور کیا باعتبار اخلاق و اعمال کے اور کیا باعتبار اوضاع و اطوار کے ہم غیروں کے اثرات سے پاک ہوں۔

ہماری عظیم الشّان قومیّت کا اب یہ فیصلہ ہونا چاہئے کہ ہم اپنے کالجوں سے بہت سستے داموں کے غلام نہ پیدا کرتے رہیں۔ بلکہ ہمارے کالج نمونہ ہونے چاہئیں **بغداد** اور **قرطبہ** کی یونیورسٹیوں کے اور ان عظیم الشّان مدارس کے جنہوں نے یورپ کو اپنا شاگرد بنایا اس سے پیشتر کہ ہم اس کو اپنا استاد بناتے۔

آپ نے سنا ہوگا کہ بغداد میں جب مدرسہ نظامیہ کی بنیاد ایک اسلامی حکومت کے ہاتھوں سے رکھی گئی ہے تو اس دن علماء نے جمع ہو کر علم کا ماتم کیا تھا کہ افسوس آج سے علم حکومت کے عہدے اور منصب حاصل کرنے کے لئے پڑھا جائے گا تو کیا آپ ایک ایسے کالج سے فلاح قومی کی امید رکھتے ہیں جس کی امداد اور نظام میں بڑا زبردست ہاتھ ایک غیر اسلامی حکومت کا ہو۔

ہماری قوم کے سربرآوردہ لیڈروں نے سچ تو یہ ہے کہ امّت اسلامیہ کی ایک بڑی اہم

ضرورت کا احساس کیا بلا شبہ مسلمانوں کی درسگاہوں میں جہاں علوم عصریہ کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہو اگر طلباء اپنے مذہب کے اصول و فروع سے بے خبر ہوں اور اپنی قومی محسوسات اور اسلامی فرائض فراموش کر دیں اور اُن میں اپنی ملت اور اپنی ہم قوموں کی حمیت نہایت ادنیٰ درجہ پر رہ جائے تو یوں سمجھو کہ وہ درسگاہ مسلمانوں کی قوت کو ضعیف بنانے کا ایک آلہ ہے اس لئے اعلان کیا گیا ہے کہ ایک ایسی آزاد یونیورسٹی کا افتتاح کیا جائے گا جو گورنمنٹ کی اعانت اور اس کے اثر سے بالکل علیحدہ اور جس کا تمام تر نظام عمل اسلامی خصائل اور قومی محسوسات پر مبنی ہو۔

مجھے لیڈروں سے زیادہ ان نونہالان وطن کی ہمت بلند پر آفریں اور شاباش کہنا چاہیے جنہوں نے اس نیک مقصد کی انجام دہی کے لئے اپنی ہزاروں امیدوں پر پانی پھیر دیا اور باوجود ہر قسم کی طمع اور خوف کے موالات نصاریٰ کے ترک پر مضبوطی اور استقلال کے ساتھ قائم رہے اور اپنی عزیز زندگیوں کو ملت اور قوم کے نام پر وقف کر دیا۔

شاید ترکِ موالات کے ذکر پر اس مسئلہ کی تحقیق کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اُن عامۃ الورود سوالات اور شبہات کے دل میں چھپنے لگیں جو اس بہت ہی اہم و اعظم مسئلہ کے متعلق آج کل عموماً زبان زد ہیں اس لئے میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ آپ تھوڑا سا وقت مجھ کو اس تحریر کے سُنانے کے لئے عنایت فرماویں جو میں نے بعض مسائل کے دریافت کئے جانے پر دیوبند سے بھیجی تھی۔



## فتوےٰ

### شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں

نمبر۱ اس وقت جو گورنمنٹ سے مدارس میں بضرورت زیادتی اخراجات مدارس کی امداد لیجاتی

ہے اس امداد کا ترکِ موالات کی وجہ سے لینا جائز ہے یا نہیں۔

نمبر۲۔ جو وظائف کہ سرکار کی طرف سے طلبہ کو اور خطاب یافتہ اصحاب کو ملتے ہیں ان کا لینا ان کو جائز ہے یا نہیں۔

نمبر۳۔ طلبہ کے ذمہ والدین یا دیگر مربیوں کو بغیر اطلاع دئے ہوئے یا ان کی خلاف مرضی سرکاری مدارس کو چھوڑنا واجب ہے یا نہیں۔

نمبر۴۔ جنکا نان و نفقہ طلبہ کے اوپر فرض عین ہے مثلاً اولاد زوجہ یا ضعیف والدین انکو چھوڑ کر ہم کو بوجہ اللہ خلافت کے کام میں لگ جانا ضروری ہی یا نہیں۔

نمبر۵۔ جن مدارس میں کہ سرکاری امداد لی جاتی ہی یا جو والی ریاست ترک موالاۃ اور مسئلہ خلافت کے مخالف ہوں اور ان سے کچھ رقم ملتی ہو ایسے مدارس میں پڑھنا پڑھانا یا ان میں امامت وعظ و نصیحت یا مذہبی تعلیم دینے کے امور کے انتظام کرنے کی ملازمت کرنا جائز ہے یا نہیں۔

نمبر۶۔ اپنے ذاتی اخراجات کے لئے اور اُن لوگوں کے لئے جن کا نان و نفقہ اُسکے ذمہ فرض ہے بقدر ما یلیق خلافت کے بیت المال سے لینا جائز ہے یا نہیں۔

نمبر۷۔ ان لوگوں سے کیا معاملہ رکھنا چاہئے جو سرکاری ملازم ہیں یا ایسے مدارس میں ملازم ہیں جن کو سرکار سے امداد ملتی ہے۔

نمبر۸۔ مسئلہ خلافت اور ترکِ موالات میں اہلِ ہنود سے اتحاد رکھنا اور ان سے امداد اور اعانت (یعنی خواہ مالی ہو یا زبانی یا اور کسی قسم کی ہو) جائز ہے یا نہیں۔

نمبر۹۔ مدرسۃ العلوم علی گڈھ کے دوامی فنڈ کا روپیہ یا اُس کی عمارتیں جو تقریباً چالیس لاکھ روپیہ کی ہیں اور کتب خانہ جو رقم کثیر کا ہے اور دیگر حوائج کی اشیاء جو ہزارہا روپیہ کی مالیت کی ہیں اُن تمام چیزوں کی حفاظت اور ہر چیز کو اپنے مصرف میں صرف کرنا ممبران مدرسہ کے ذمہ فرض ہے یا نہیں۔

نمبر۱۰۔ جو طلبہ انگریزی خواں ہیں اُن کے لئے شرعاً یہ ضروری ہے کہ وہ علم دین کی تکمیل میں

مشغول ہوں تاکہ فارغ التحصیل ہوکر دوسروں کو تعلیم دیتے رہیں یا ایسے طلبا کو اس وقت
ترک موالات و خلافت کو کامیاب بنانا ضروری ہے خلاصہ سوال یہ ہے کہ تکمیل علوم دینیہ کو
ترجیح ہے یا ترک موالات اور خلافت کے کام میں مشغول ہونے کو۔

المستفسر

طلبائے مدرستہ العلوم علی گڈھ محررہ غرہ ماہ صفر ۱۳۳۹ہجری نبوی صلعم



## الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں — روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

ان مسائل کا جواب سننے سے پہلے نہایت ضروری ہے کہ ایک مسلم صادق تمام گرد و پیش کے
خیالات سے علیحدہ ہوکر اپنے ایمان کی قدر و قیمت اور شعائر اللہ کی عظمت اور مقامات مقدسہ
کی تقدیس و احترام کو اچھی طرح دلنشیں کرے اور دروس ماضیہ کے ساتھ واقعات حاضرہ پر
ایک گہری نظر ڈالے تو اس کو معلوم ہوگا کہ آج مسلمانوں کی سب سے بڑی متاع گرانمایہ جس کا
تحفظ ہر ایمان رکھنے والے کا اولین فرض ہے کس طرح لوٹی جارہی ہے اور کن کن بدعہدیوں
اور شرمناک عیاریوں اور روباہ بازیوں سے جزیرۃ العرب کے متعلق پیغمبر اسلام فداہ ابی و امی
کی سب سے اہم وصیت کا مقابلہ کیا جارہا ہے۔

اعداء اللہ نے اسلام کی عزت اور شوکت کی بیخکنی میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں
رکھا عراق فلسطین اور شام جن کو صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم نے خون کی ندیاں بہاکر فتح
کیا تھا پھر کفار کی حریصانہ حوصلہ مندیوں کے جولانگاہ بن گئے پیراہن خلافت کی دھجیاں اڑا دی
گئیں خلیفۃ المسلمین جسکی ہستی سے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کی ہستیوں کا شیرازہ بندھا ہے

اور جو بحیثیت ظل اللہ فی الارض ہونیکے آسمانی قانون کا رائج کرنیوالا اور مسلمانوں کے حقوق و مصالح کا محافظ اور شعائر اللہ کی صیانت کا ضامن اور کلمۃ اللہ کی رفعت و سربلندی کا کفیل تھا وہ بھی بیشمار دشمنوں کے نرغہ میں پھنسکر بے دست و پا ہو چکا ہے۔

صبت علی مصائب لو انھا — صبت علی الایام صرن لیالیا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا (خاکم بدہن) سرنگوں ہوا جارہا ہے حضرت عبیدہ سعد ابن ابی وقاص۔ خالد بن الولید اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کی روحیں اپنی خوابگاہوں میں بیچین ہیں۔

یہ سب کیوں ہے، اسلئے کہ مسلمانوں میں سے غیرت اور حمیت مفقود ہو رہی ہے جو جرأت انکی میراث بھی وہ انہوں نے غفلت اور تعیش کے نشہ میں دوسروں کے حوالہ کر دی ہے۔

یہی نہیں کہ اس مصیبت کے وقت ایک مسلمان نے دوسرے کی مدد نہیں کی بلکہ قیامت تو یہ ہے کہ کفار کی موالات اور اعانت اور وفاداری کے شوق میں ایک مسلمان نے دوسرے کی گردن کاٹی بھائی نے بھائی کا خون پیا۔ اور دشمنوں کے سامنے سرخرو ہونیکے لئے اپنے ہاتھ اپنے ہی خون میں رنگے۔

اے فرزندان اسلام اور اے محبان ملۃ وطن آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے کہ جس برق مسلم سوز نے ان بلاد اسلامیہ کے خرمن آزادی کو جلایا اور خلافت اسلامیہ کے قصر کو آگ لگائی اس کا اصلی ہیولیٰ عربوں اور ہندوستانیوں کے خون گرم سے تیار ہوا تھا اور جس دولت سے نصاریٰ اُن ممالک مقدسہ میں کامیاب ہوئے اس کا بہت بڑا حصہ تمہارے ہی دست و بازو سے کمایا ہوا تھا۔

پس کیا اب بھی کوئی ایسا پلید اور غبی مسلمان پایا جاتا ہے جس کو نصاریٰ کی موالات اور مناصرۃ کے نتائج قطعیہ معلوم نہ ہوئے ہوں اور ایسی تشویشناک حالت میں جبکہ ڈوبتا ہوا آدمی تنکے کا سہارا ڈھونڈھتا ہے وہ اس فکر میں ہے کہ کوئی صورت موالات کے جواز کی نکالے۔

اے میرے عزیزو یہ وقت استحباب اور فرضیۃ کی بحث کا نہیں بلکہ غیرت اسلامی اور حمیت دینی سے کام لینے کا ہے کہیں علماء زمانہ کا چھوٹا بڑا اختلاف تمہاری ہمتوں کو پست اور تمہارے دلوں کو پژمردہ نہ کردے۔

میں تم سے اس وقت یہ نہیں کہتا کہ تم تلوار لیکر جہاد کرو یا عراق و شام میں جا کر اپنے بھائیوں کا ساتھ دو۔ بلکہ محض اس قدر درخواست کرتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کے بازوؤں کو قوی مت بناؤ اور حق تعالیٰ شانہٗ کے ان ارشادات پر نہایت مستعدی اور جوانمردی اور اخلاص نیت سے عمل کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ

اے ایمان والو یہودی و نصاریٰ کو اپنا دوست اور مددگار مت بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور جو کوئی تم میں سے انکو دوست اور مددگار بنائے وہ بھی ان ہی میں سے ہے۔

۲ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ

۲ مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ وہ مومنین کے سوا کافروں کو اپنا دوست یا مددگار بنا دیں اور جو ایسا کریگا اس کو اللہ سے کچھ سروکار نہیں۔

۳ بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا

۳ ان منافقین کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو جو مومنین کے سوا کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں کیا وہ انکے پاس عزت تلاش کرتے ہیں حالانکہ تمامتر عزت خدا کے لئے ہے۔

۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا

۴ اے ایمان والو مومنین کے سوا کافروں کو اپنا یار و مددگار مت بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو اللہ کا الزام صریح۔

۵ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

۵ اے ایمان والو ان اہل کتاب اور کافروں کو اپنا یار و مددگار مت بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا لیا ہے اور اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔

ترىٰ كثيرا منهم يتولون الذين كفروا لبئس ما قدمت لهم انفسهم ان سخط الله عليهم وفي العذاب هم خالدون ولو كانوا يؤمنون بالله والنبي وما انزل اليه ما اتخذوهم اولياء ولكن كثيرا منهم فاسقون

تو اُن میں سے بہت سے تم ایسے دیکھو گے جو رفیق بنتے ہیں کافروں کے بیشک بُرا ہے وہ جو آگے بھیجا ہے انہوں نے خود اپنے لئے کہ اللہ کا غضب ہے اُن پر اور وہ ہمیشہ عذاب میں ہیں اور اگر یقین رکھتے وہ اللہ پر اور نبی پر اور اُس پر جو نبی کی طرف اُتارا گیا تو کافروں کو رفیق نہ بناتے لیکن اُن میں بہت سے نافرمان ہیں۔

لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا آباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشيرتهم اولئك كتب في قلوبهم الايمان وايدهم بروح منه ويدخلهم جنات تجري من تحتها الانهار خالدين فيها رضي الله عنهم ورضوا عنه اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون

نہیں پاؤ گے تم کسی قوم کو جو یقین رکھتی ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر کہ وہ دوستی کریں اُن سے جنہوں نے مقابلہ کیا اللہ کا اور اسکے رسول کا اگرچہ وہ اُنکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا رشتہ دار ہی ہوں یہی لوگ ہیں جنکے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا اور اپنی روح سے انکی مدد فرمائی اور ان کو داخل کر لیا باغ بہشت میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں جن میں ہمیشہ رہینگے اور اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے۔

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم اولياء تلقون اليهم بالمودة وقد كفروا بما جاءكم من الحق ط

اے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے دشمن کو رفیق مت بناؤ پیغام بھیجتے ہو تم ان کی طرف دوستی کا حالانکہ وہ منکر ہوئے ہیں اُس سچائی سے جو تمہارے پاس پہنچی ہے۔

اس مضمون کی آیات قرآن مجید میں بکثرت ہیں جنکا استیعاب مقصود نہیں مگر اس قدر واضح کر دینا ہے کہ اولیاء کا ترجمہ جو ہم نے دوست اور مددگار سے کیا ہے اس کا ماخذ امام ابن جریر طبری اور حافظ عماد الدین ابن کثیر اور امام فخر الدین رازی وغیرہم اکابر مفسرین کی تصریحات ہیں۔

ہماری غرض صرف اس قدر ہے کہ ترک موالات کے تحت میں جیسا کہ ان کی مدد کرنا داخل ہے اسی طرح ان سے امداد لینا بھی داخل ہے لہذا آپکے سوال اول و دوم کا جواب یہ ہوگا کہ مدارس میں جو امداد گورنمنٹ سے لی جاتی ہے یا جو وظائف طلبہ وغیرہ کو ملتے ہیں سب قابل ترک ہیں اس ترک موالات میں طلبہ اپنے والدین کی اجازت

کے محتاج نہیں ہیں بلکہ ان کا حق ہے کہ وہ ادب اور تہذیب کے ساتھ اپنے والدین کو بھی ترک موالاۃ پر مستعد بناویں اس وقت جو خلجان بعض طلبہ کو پیش آرہا ہے عہد نبوۃ میں بھی بعض مومنین کو پیش آیا تھا چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ کفار سے بالکل علیحدگی اور قطع تعلق کس طرح ہو سکتا ہے اگر ہم ایسا کرینگے تو اپنے ماں باپ اپنے بھائیوں اور اپنے سب خویش و اقارب سے چھوٹ جائینگے۔ ہماری تجارتیں تباہ ہو جائیں گی۔ ہمارے اموال ضائع ہونگے اور ہماری بستیاں اُجڑ جائیں گی۔ اس کا جواب حق تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَاؤُکُمْ وَ اَبْنَاؤُکُمْ وَ اِخْوَانُکُمْ وَ — کہدو تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری
ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموھا و — بیویاں اور تمہارا کنبہ اور مال جو تم نے کمایا ہے اور تجارت جسکی
تجارۃ تخشون کسادھا و مساکن ترضونھا — کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جو تم کو پسند ہیں یہ سب
احب الیکم من اللہ و رسولہ — تم کو خدا اور خدا کے رسول اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ
و جہاد فی سبیل اللہ فتربصوا حتیٰ یاتی — عزیز ہیں تو منتظر رہو تا کہ بھیجے اللہ اپنے حکم کو اور اللہ دستگیری
اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفسقین — نہیں کرتا اُس قوم کی جو نافرمان ہو۔

کبھی دل میں یہ وسوسہ گزرتا ہے کہ اگر یہ تحریکات جو ملک میں پھیل رہی ہیں خدانخواستہ ناکام ہوئیں اور گورنمنٹ اپنی ضد پر اڑی رہی تو ہم کو سخت ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اسی طرح کے خیالات اُس زمانہ میں بھی پیش کئے گئے تھے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ یقولون نخشی ان تصیبنا دائرہ۔ یعنی منافقین کہتے ہیں کہ ہمارے دوستانہ تعلقات یہود کے ساتھ اس لئے ہیں کہ زمانہ کی گردش سے کہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ارادے ناکامیاب ہوں اور یہود غلبہ حاصل کرلیں تو اس وقت ہمارے لئے بڑی مصیبت کا سامنا ہوگا اس کے جواب میں حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ

فعسی اللہ ان یاتی بالفتح او امر من عندہٖ — تو قریب ہے کہ لے آئے اللہ فتح یا کوئی اور بات اپنے پاس سے پھر
فیصبحوا علیٰ ما اسروا فی انفسھم نادمین — منافقین ان خیالات پر نادم ہو کر رہ جائیں جو انکے دلوں میں مکنون ہیں

پس اے میرے عزیزو تم اللہ پر بھروسہ کرکے اور اس کی رسی کو مضبوط تھام کر اپنے عزم پر قائم رہو۔ اور

موالاۃ نصاریٰ ترک کرو اور اپنی استطاعت کے موافق جو خدمتگزاری اسلام اور اہل اسلام کی کر سکتے ہو اُس سے دریغ نہ کرو کہ اب وقت درگزر کا نہیں ہے ۔

حسن اتفاق سے اس وقت ہندوستان کی سب سے بڑی کثیر التعداد قوم (ہنود) کا مطمح نظر بھی تمہاری ہمدردی اور واقعات پنجاب اور خواہش سیلف گورنمنٹ کی وجہ سے ترک موالاۃ مع النصاریٰ ہے اور ابھی حال میں سُنا گیا ہے کہ سکھ لیگ نے بھی فیصلہ کر لیا ہے ۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھنا چاہئے تم اپنی نظر فقط خدا پر رکھو ۔ تمہارا دوست اور مددگار صرف وہی ہے البتہ جو قومیں تمہارے اس پاک مقصد میں خودبخود شریک ہو جاویں یا تمہاری تائید اور غمخواری کریں ان سے تم بھی مصالحت کرو ۔ رواداری کا برتاؤ کرو اور بِرّ و اقساط (مروت اور حسن سلوک) سے پیش آؤ ۔ قرآن حکیم میں ہے :-

لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین انما ینھاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظالمون ٭

اللہ اُن لوگوں کے متعلق جو دین کے معاملہ میں تم سے نہیں لڑے اور نہ اُنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اس سے منع نہیں کرتا کہ تم انکے ساتھ بھلائی اور منصفانہ سلوک کرو بلاشبہ اللہ انصاف کرنیوالوں کو چاہتا ہے اللہ تو اُن لوگوں کی دوستی سے روکتا ہے جو تم سے دین کے معاملہ میں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں امداد پہنچائی اور جو لوگ دوستی رکھیں وہی ظالم ہیں ۔

اس موقعہ پر اس قدر تنبیہ ضروری ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کے اُن تعلقات کا اثر یہ ہونا چاہئے کہ مسلمان اپنے کسی مذہبی حکم کو بدل ڈالیں یا شعائر کفر و شرک کو اختیار کرنے لگیں اگر وہ ایسا کریں گے تو یہ کھلی بد اعتقادی لازم ہوگی مثل اپنے اوپر تحقیق کر لیجئے ۔

میری غرض یہ ہے کہ آپ ترک موالاۃ پر نہایت دیانت سے عمل کریں اور خالص خدا پر اپنی نظر رکھیں اور جن طلبہ سے حقوق فوت نہ ہوتے ہوں وہ اس تحریک کی تبلیغ میں حصہ لیں بقدر ضرورت تعلیم دینی اور ضروریات زندگی حاصل کر لینے کے بعد آجکل یہ مشغلہ نہایت ہی سود مند ہے حق تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضیات

پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

ہاں جن لوگوں کے ذمہ اولاد یا بیوی یا ماں باپ کے حقوق ہوں وہ اُسی حدتک اُس کام میں حصہ لیں جہانتک ان کی خبر گیری سے اغماض نہ ہو کہ وہ بھی فرض ہے اور اگر خلافت کی امداد و حفاظت میں سعی کرنے والے کو بقدر اس کی ضروریات کے خلافت کمیٹی اُس چندے میں سے جو اس کام کے لئے کیا گیا ہو کچھ حق الخدمت دے اس کا لینا بھی جائز ہے۔

الحاصل موالاۃ کفار حرام ہے اور جہانتک قدرت ہو اپنے کو اور دوسروں کو اُس سے بچانا ضروری ہے اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی توجہ سب طرف سے ہٹا کر اپنے رب العزت سے وابستہ کرے جسکے ہاتھوں میں ہر ایک شاہ و گدا کی باگ ہے۔

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار بگذارند و سرِ طرۂ یارے گیرند

اب بندہ یہ التماس ختم کرتا ہے۔ اسقدر اور معروض ہے کہ بندہ کوئی مفتی نہیں۔ فتویٰ لکھنا دوسرے علماء کا کام ہے تاہم میں امید کرتا ہوں کہ میری معروضات سے آپ کو اپنے سوالات کا جواب مل جائیگا اور علیگڈھ کالج کی عمارتوں اور کتب خانوں وغیرہ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ یہ خیال بھی آپکے دل کو دستک دیگا کہ قسطنطنیہ شام فلسطین اور عراق کی قیمت سے ان چیزوں کی قیمت کو کیا نسبت ہے۔

بالکل اخیر میں مجھے یہ کہدینا بھی ضروری ہے کہ تحریک ترک موالاۃ کا موجودہ حالات میں کامیاب بنانا صرف اس پر منحصر ہے کہ کوئی حرکت ہماری طرف سے ایسی نہ ہونی چاہیے جو نقض امن یا سفک دماء کی موجب ہو اور یہی نصیحت اس ملک کے تمام سربرآوردہ دانشمندوں کی ہے اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے ورنہ فائدہ کی جگہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۳۹ھ

آپکا خیر اندیش (بندہ محمود عفی عنہ)

اب میری یہ التجا ہے کہ آپ سب حضرات بارگاہ رب العزت میں نہایت صدق دل سے دعا کریں کہ وہ ہماری قوم کو رسوا نہ کرے اور ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنائے اور ہمارے اچھے کاموں میں ہماری مدد فرمائیں گے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَسَعْیُ اللّٰہ

تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وّاٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین ط

آپ کا خیر اندیش

بندہ محمود عفی عنہ ۔ ۱۶ ر صفر المظفر ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۹ ر اکتوبر ۱۹۲۰ء

---



## اگر آپ

## خلافت کا تحفظ اور ہندوستان کی آزادی

چاہتے ہیں تو فوراً حسب ذیل کتابیں منگائیے اور ان کو پڑھ کر عمل کیجیئے۔

(۱) شیخ الہند کا آخری پیغام قوم کے نام۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کا مشہور آخری پیغام ہے جو اس بزرگ ہستی نے جمعیۃ العلماء ہند منعقدہ دہلی کے آخری جلسہ میں قوم کے نام بھیجا جو مولانا کی آخری تحریر یا تقریر ہے اور جسکے دیکھنے کی ہر مسلمان کو ضرورت ہے۔ قیمت ۱ ر

(۲) آخری خطبہ صدارت شیخ الہند۔ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی شیخ الہند کا یہ آخری اور زبردست خطبۂ صدارت ہے، جو تمام ہندوستان کے علماء کے جلسہ منعقدہ دہلی میں پڑھا گیا اور جس میں مسلمان عوام وخواص و علماء کو اُن کے فرائض بتائے گئے ہیں۔ اور موجودہ اسلامی حالت اور اُسکا علاج بتلایا ہے۔ ہر شخص کو اس کو ضرور پڑھنا چاہئے۔ قیمت فی جلد ۴ ر

(۳) مہاتما گاندھی کا پیغام اور وائسرائے کے اعلان کا جواب۔ اس کتاب میں مہاتما گاندھی جی کے چند لاجواب مضامین ہیں۔ قیمت فی جلد ۲ ر

(۴) حلوائی ممبر کا اعلان۔ یہ دہلی کے حلوائی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کا ایک ظرافت آمیز پولٹیکل اور چٹپٹا مضمون ہے جس کی کیفیت صرف دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ قیمت ۱ ر

نوٹ۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہ ہوگا کم کی خریداری کیلئے ٹکٹ قیمت و محصولڈاک بھیجئے۔

**مشتاق احمد۔ شہر میرٹھ محلہ کوٹلہ**